١

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

١٠٨٤٨
٢٠٢٠/٩/٩

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں

برطانیہ وغیرہ میں لوگ گھروں میں بلی اور دیگر جانور پالتے ہیں اور ان جانوروں کو ایک مخصوص خوراک دی جاتی ہے جو کہ بازاروں اور دکانوں میں مل جاتی ہے اور یہ خوراک حرام اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے البتہ بسااوقات مچھلی والی خوراک بھی مل جاتی ہے لیکن اسکے بارے میں بھی یقین سے کہنا مشکل ہے کہ مچھلی کے علاوہ اس میں کوئی اور گوشت شامل نہیں۔

(١) تو کیا یہ حرام اور مشکوک اجزاء جانوروں کو دینا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو جو خوراک پہلے سے خریدی ہوئی ہے اسکا کیا حکم ہے؟

(٢) حرام اشیاء اور حرام سے بنی ہوئی اشیاء جانوروں کے لئے کھلانے کی غرض سے خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی: اسامہ

انگلینڈ

احمد یوسف

فتوی:10848

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں لوگ گھروں میں بلی اور دیگر جانور پالتے ہیں اور ان کے لئے مخصوص خوراک خریدی جاتی ہے تو اس خوراک میں حرام اجزاء مثلاً خون، مردار کا گوشت، خنزیر، کے اجزاء، شامل ہوں تو جان بوجھ کر ایسی چیزوں کا خریدنا اور جانوروں کو کھانے کے لئے دینا جائز نہیں ہے البتہ مچھلی سے بنی ہوئی خوراک خریدنا اور کھانے کے لئے دینا جائز ہے، اور اگر مشکوک اجزاء سے بنی ہوئی خوراک ہے تو جب تک حرام ہونے کا یقین نہ ہو تب تک اس کو خریدنا اور اس کا کھلانا دونوں جائز ہے۔ اگر خوراک کی تیاری میں نجس و حرام اجزاء کو اس طور پر شامل کیا جاتا ہے کہ اس میں مختلف کیمیائی مادے ڈال کر اس کو مختلف مرحلوں سے اس طور پر گزارا جاتا ہے کہ اس حرام اور نجس اشیاء کی اصلی ماہیت اور حقیقت میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے تو اس قسم کی غذاء کا خریدنا اور جانوروں کو کھلانا جائز ہے اور اگر حرام اشیاء پر مشتمل خوراک کسی نے خرید لی ہے تو اس کا تلف کرنا ضروری ہے۔

باری تعالی کا ارشاد ہے:

إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله (البقرة،١٧٣)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:

(بطل بيع ماليس بمال) (كالدم) المفسوح ---(والميتة)--- ولا فرق في حق المسلم بين التي ماتت حتف أنفها أو بخنق ونحوه۔

(شامی، باب البیع الفاسد، ج:۵، ص:۵۱، ط:سعید)

تبیین الحقائق میں ہے:

لم يجز بيع الميتة والدم ولخنزير والخمر

(ج:۴، ص:۳۶۲، ط: دار الکتب العلمیة)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:

(و) يطهر (زيت) تنجس (بجعله صابونا) به يفتي للبلوى كتنور رش بماء نجس لا بأس بالخبز فيه

(شامی، باب الانجاس، ج:۱، ص:315، ط:سعید)

فقط واللہ اعلم

کتبہ

احمد یوسف

المتخصص فی الفقہ اسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاون کراتشی

۲۱/ محرم/ ۱۴۴۲ھ

۱۰/ ستمبر/ ۲۰۲۰

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

الجواب صحیح

ابوبکر سعید الرحمن